فضائل و مسائل عید الاضحیٰ

ترتیب : حضرت مولانا حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ بانی ومؤسس جامعہ علوم اثریہ جہلم

عیدالاضحیٰ کے متعلق چند ضروری مسائل

عیدالاضحی کی نماز سے قبل کچھ نہ کھانا سنت ہے۔ نماز کے بعد کھانا چاہئے۔ بلکہ قربانی کے جانور کا گوشت کھانا مسنون ہے۔(ترمذی) البتہ نماز عید تک نہ کھانے کو روزہ کا نام دینا کسی طور جائز نہیں۔ عید کے روز صبح سویرے غسل کر کے حسب حیثیت اچھے کپڑے پہن کر (مرد خوشبو بھی لگا کر) عید گاہ جائیں۔ مردوں کو ریشمی لباس یا سونا نہیں پہننا چاہئے۔ پھر پیدل عید گاہ کی طرف تکبیریں کہتے ہوئے جائیں۔ عورتوں کو بھی نماز عید کے لئے ضرور لے کر جائیں (صحیح بخاری)۔ مگر وہ بن سنور کر نہ جائیں بلکہ سادگی کو ملحوظ رکھیں۔ جھنکار پیدا کرنے والا زیور، بھڑکیلا لباس اور پھیلنے والی خوشبو مت لگائیں۔ اسمیں مروجہ چوڑیاں بھی شامل ہیں۔ نماز عید کے بعد راستہ بدل کر اور تکبیریں کہتے ہوئے آئیں :

اللہ أکبر اللہ أکبر، لا الہ الا اللہ واللہ أکبر، اللہ أکبر وللہ الحمد. (صحیح بخاری)

ہدیۂ تبریک ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت عید مبارک کہنے کی جائے یہ الفاظ کہنے چاہئیں : تقبل اللہ منی ومنک۔

یوم عرفہ کا روزہ

۹ ذوالحجہ کو روزہ رکھنے والے کے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ) اور عاشورہ کا روزہ گزشتہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے۔(صحیح مسلم) یوم عرفہ کی عبادت کا اجر ایک ہزار دن کی عبادت کے برابر ملتا ہے۔ یاد رہے کہ حاجی کو حج کی حالت میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (ابو داؤد)

تکبیرات

۹ ذوالحجہ کی فجر سے لیکر تیرھویں ذوالحجہ کی نماز عصر تک ہر نماز کے بعد باواز بلند ان تکبیرات کا پڑھنا مسنون ہے۔

اللہ أکبر اللہ أکبر، لا الہ الا اللہ واللہ أکبر، اللہ أکبر وللہ الحمد

عشرہ ذوالحجہ میں روزہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا : "ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں اگر کوئی روزہ رکھے تو ہر روزہ کا ثواب سال بھر کے برابر ملتا ہے اور رات کے قیام کا ثواب لیلۃ القدر کے برابر ملتا ہے"۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

قربانی کا وقت

قربانی نماز عید کے بعد کرنی چاہئے۔ نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔ یہ حکم شہری اور دیہاتی دونوں کیلئے برابر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ آپ ﷺ کو پتہ چلا تو اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور پھر

ہمیشہ کیلئے حکم دے دیا کہ کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے اور قربانی دسویں ذوالحجہ سے تیرھویں ذوالحجہ تک (چار دن) جائز ہے۔ (مؤطا، دارقطنی)

قربانی کا جانور

قربانی کا جانور دیکھ بھال کر لینا چاہئے۔ جو ہر عیب سے پاک ہو۔ دبلا پتلا نہ ہو، سینگ ٹوٹا، کان کٹا، بوڑھا، مریض، لنگڑا، کانا نہ ہو۔ ہاں اگر خریدنے کے بعد عیب پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ جانور کا خصی یا حاملہ ہونا بھی عیب نہیں۔

قربانی کے جانوروں کا تبادلہ

قربانی کیلئے مقرر شدہ جانور کا دوسرے جانور سے تبادلہ بھی جائز نہیں۔ (فتح الباری) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے، اگر خود نہیں کر سکتا تو کم از کم ذبح کے وقت جانور کے پاس موجود رہنا ضروری ہے۔

قربانی کی کھال خود فروخت کرنا منع ہے

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنی قربانی کا چمڑا بیچ دے اس کی قربانی جائز نہیں ہوگی"۔ یعنی وہ قربانی کے ثواب سے محروم رہا۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قربانی کے چمڑے کو فروخت کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (نیز قصاب کو ذبح کرنے کی اجرت بھی الگ اپنے پاس سے دینی چاہیے۔ (صحیح بخاری)

شب عید : نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات کو عبادت سے زندہ رکھا۔ وہ اس دن نہیں مرے گا۔ جبکہ سب دل مر جائیں گے"۔ (فتنوں کے زمانہ میں یا قیامت کی ہولناکیوں میں) (مجمع الزائد)

حجامت کی ممانعت

جو شخص (مرد یا عورت) قربانی کرنا چاہے وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے لیکر قربانی دینے تک حجامت نہ بنوائے، نہ ناخن وغیرہ کٹوائے جب تک کہ وہ قربانی کا جانور ذبح نہ کرے۔ (صحیح مسلم۔ ابوداؤد)

جس شخص کو قربانی کی استطاعت نہ ہو وہ بھی اگر ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے اور نماز عید کے بعد حجامت بنوائے تو اس کو اللہ تعالیٰ قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (ابوداؤد۔ النسائی)

قربانی کیا ہے؟

صحابہ کرامؓ نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "سنۃ ابیکم ابراھیم" تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (مسند احمد۔ ابن ماجہ)

قربانی کے فضائل

عید کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں جس کا ثواب قربانی سے زیادہ ہو۔ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔ قربانی کا جانور اپنے سینگ، کھر، بال، گوشت پوست، خون سمیت لایا جائے گا اور اس کا ثواب ستر گنا بڑھا کر میزان میں رکھا جائے گا۔ (ترمذی) قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملے گی۔ قربانی کرنے والے کے

تمام سابقہ گناہ قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالی معاف فرمادیتا ہے۔

قربانی کی تاکید

حضور اکرم ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت کو جو استطاعت رکھتا ہے۔ قربانی کرنے حکم دیا ہے۔ اور وعیداً فرمایا ہے کہ جو طاقت کے باوجود قربانی نہ کرے۔ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ قربانی کیلئے صاحب حیثیت ہونا ضروری ہے۔ نصاب کا مالک ہونا ضروری نہیں۔ تھوڑی سی استطاعت رکھنے والا بھی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ یاد رہے جو شخص سودی قرض لے کر قربانی کرے اس کی قربانی نا قابل قبول ہوگی۔

قربانی کے جانور

بکرا، بھیڑ، مینڈھا، گائے، اونٹ درست ہیں۔ اونٹ میں دس اور گائے میں سات حصہ دار شامل ہو سکتے ہیں۔ ایک بھیڑ، بکری، دنبہ ایک گھر کے تمام افراد کی طرف سے (جو ایک چولہے پر کھانا کھاتے ہوں) کافی ہے۔ اگرچہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ (ابوداؤد) ارشاد نبویؐ ہے :" لا تذبحوا الامسنة " کہ قربانی میں صرف مسنہ (دوندا) ذبح کرو۔ اگر مسنہ نہ مل سکے تو بھیڑ کا "جذعة" ذبح کرو۔ (صحیح مسلم) "مسنة" کے معنی دو دانت والا دوندا (مجمع البحار) جب بکرا، بکری، دنبہ، گائے، بیل، اونٹ دو دانت والے ہو جائیں خواہ وہ دو برس پورا ہو کر دوندے ہوں یا کم و بیش ... تو یہ جانور قربانی کیلئے درست ہیں۔ ہاں اگر ایسا جانور وقت پر نہ مل سکے تو بھیڑ کا جذعة کر دے۔ "جذعة" اس مینڈھا یا بھیڑ کو کہتے ہیں جو پورے ایک سال کا ہو۔ اور یہ جمہور کا قول ہے (فتح الباری) چھ ماہ کے جانور کو جائز کرنے والوں کو غور کرنا چاہیئے۔

عقیقہ اور قربانی میں فرق ! ایک غلطی کا ازالہ

گائے اور اونٹ کے حصے دار صرف قربانی والے جانور میں شریک ہو سکتے ہیں۔ عقیقہ میں لڑکی کی طرف سے ایک جان اور لڑکے کی طرف سے دو جانیں (جانور) ذبح کرنے کا حکم ہے۔ عقیقہ میں اگر آپ گائے یا اونٹ ذبح کرتے ہیں تو وہ صرف ایک جان شمار ہوگی۔ اس میں سات یا دس حصے نہیں کیے جاسکتے۔ علاوہ ازیں عقیقے والے جانور کے لیے دوندا ہونا بھی شرط نہیں ہے۔

قربانی کا طریقہ اور گوشت

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری کو خوب تیز کر لینا چاہیئے۔ اور جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھیں :

"اني وجهت وجهي للذی فطرالسمٰوات و الارض حنيفاً و ما انا من المشرکين' انّ صلاتي و نسکي ومحياي ومماتي لله رب العالمين، لا شريک له وبذالک امرت وانا من المسلمين ، اللهم منک ولک (نام لیکر) اور بسم الله والله اکبر کہہ کر ذبح کردیں۔ قربانی کا گوشت خود کھائے۔ اعزہ واحباب کو دے۔ مساکین میں تقسیم کرے۔ ذخیرہ کر لینا بھی جائز ہے۔ اپنے حصہ کے تین حصے کرنا ضروری نہیں۔ نیز فوت شدگان کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا اور ان کی طرف سے قربانی کرکے ان کو ثواب پہنچانا اچھا ذریعہ ہے۔ ایسی قربانی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم ہے۔ ہاں البتہ جو کسی کی طرف سے قربانی کرنا چاہے وہ پہلے اپنی قربانی کرے۔

اک دیا اور بجھا!

ایک ممتاز عالم دین حضرت مولانا اللہ یار کی دنیا سے رحلت

بروز اتوار 21 فروری 1999 (۴ ذوالقعدہ ۱۴۱۹ھ) صبح 4:30 بجے آسمانِ علم وفضل کا آفتاب درخشاں غروب ہوا۔ مولانا اللہ یار صاحب کی شخصیت دینی وعلمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ گو آپ نے زیادہ تر دینی خدمات علاقائی طور پر انجام دیں تاہم اپنی نوعیت کے اعتبار سے آپ کا کام کسی بڑے مصلح کے کام سے کم اہمیت کا حامل نہیں۔

آپ کی انفرادی محنت وکوشش کے نتیجہ میں فیصل آباد کے اس مضافاتی علاقہ میں جہاں آپ رہائش پذیر تھے۔ چار عدد مساجد اہل حدیث کی تعمیر کا گراں قدر کام مکمل ہوا۔ ایک بے مثال مناظر اہل حدیث کی حیثیت سے آپ کی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔ اپنے مسلک کے دفاع میں آپ نے متعدد بار مناظروں میں حصہ لیا اور مرزائیت وشیعیت کا نہایت کامیابی سے رد کیا۔ ہر بار آپ کے مخالفوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کو نصرت وکامرانی سے نوازا۔ آپ نے تقریباً 68 سال عمر پائی۔ 1930 میں فتح پور کے قریب ایک چھوٹی سی بستی اٹھوال جاگیر ضلع اوکاڑہ میں آپ پیدا ہوئے۔

ابتدا میں آپ نے ملکہ کوہالہ (فیصل آباد) میں رہائش اختیار کی۔ بعد ازاں 1966ء میں آپ بھائی والا گلی (فیصل آباد) منتقل ہو گئے اور تا حیات یہیں مقیم رہے۔ آپ نے علمی ودینی تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ میں حاصل کی اور ولی کامل حضرت صوفی عبداللہ کی محبت سے فیض یاب ہوئے۔ بعد ازاں کچھ عرصہ جھوک دادو میں حضرت میاں محمد باقرؒ صاحب سے بھی کسب فیض کیا۔ آپ ایک علم دوست اور علم پرور انسان تھے۔ آپ کے ذوق مطالعہ اور علمی شغف کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہوتا ہے کہ آپ کی ذاتی لائبریری کا مقابلہ کسی بھی بڑے ادارے کی لائبریری سے کیا جا سکتا ہے۔ اس مادی دور میں آپ علمائے سلف کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

آپ نے نہایت فعال اور متحرک زندگی بسر کی۔ آپ کو پانچ بار حج بیت اللہ کی سعادت میسر آئی۔ آخری عمر تک آپ کی صحت قابل رشک تھی۔ چند دن کی مختصر علالت جسکا آغاز 18 فروری 1999 بروز جمعرات ہوا۔ شدید بخار کی حالت میں آپ کو سول ہاسپٹل فیصل آباد میں داخل کروایا گیا۔ تیسرے دن بروز اتوار 21 فروری صبح 4:30 بجے آپ نے اپنی جان اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ شام 5 بجے بھائی والا کے قبرستان میں آپ کی نماز جنازہ نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ورئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم حضرت مولانا علامہ محمد مدنی صاحب نے پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں فیصل آباد وگردونواح سے بہت سے اہل علم وفضل نے شرکت کی۔ چند اہم شخصیات کے اسماء گرامی۔۔۔۔۔۔ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ مولانا عبدالعزیز صاحب، جناب مولانا محمد یونس بٹ صاحب، جناب مولانا عبیداللہ صاحب، جناب قاری محمد رمضان صاحب اور جہلم سے حافظ عبدالحمید عامر، حافظ احمد حقیق، مولانا احمد علی صاحب، قاری مہتاب الرحمان صاحب، قاری عبدالرشید صاحب، حافظ عبدالرؤف صاحب، مولانا محمد یحییٰ صاحب اور قاری غلام رسول صاحب شریک ہوئے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ، بیٹیاں اور چار بیٹے محمد حسین، مولانا محمد عبداللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی)، محمد ابراہیم (بی۔اے)، عطاء الرحمان (بی ایس سی) چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اللهم اغفر له وارحمه وارفع درجته في جنات النعيم. (آمین)